

رسول محمد ﷺ مدرس جامعہ اسلامیہ، چہ شاہان گوجرانوالہ

سیرت طیبہ کا پیغام امن و عافیت

وہ اسلنتک إلا رحمة اللعالمین۔

ترجمہ:- اے پیغمبر ہم نے تجھ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا (سورہ انبیاء پ ۱۰۷)۔
بلشبہ اسلام کتاب و سنت سے عبارت ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعوت ہی دنیا میں پیش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اسلام تو سراپا امن و سلامتی ہے اس کے معنی ہی صلح و امن کے ہیں مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں تو رنگ و نسل میں اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچایا اور اس پر خود بھی عمل کر کے دکھلایا اسی لئے آپ کی سیرت طیبہ کو اسوہ حسنہ سے تعبیر کیا گیا۔ بلاشبہ انسانیت امن کی آغوش میں ہی پنپ سکتی ہے۔ اسی لئے دنیا میں متحدہ اسلام اور پائیدار امن کے لئے عالمی سطح پر کوششیں ہو رہی ہیں مگر یہ بات یاد رہے کہ پائیدار امن و عافیت کے لئے سیرت طیبہ سے ہی رہنمائی حاصل کرنا ہوگی۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تابندہ باب ہے کہ آپ نے ہمیشہ امن و سلامتی کو پروان چڑھانے کے لئے جدوجہد کی۔ پیغام امن و سلامتی کو سمجھنے کے لئے دورجا ہلیت پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ جب فتنہ و فساد کی سیاہ گھٹاؤں میں افق عالم پر کوئی ستارہ امید نظر نہیں آتا تھا۔ ظلم و ستم کی ہولناک موجوں میں کشتی مراد پاشش پاشش ہو کر آخری جھکو لے کھا ہی تھی۔ ایران میں فحشی و بدکاری جزو زندگی بنی ہوئی تھی۔ عوام کی بہو بیٹیوں کی عزت

مرء کی شہوت پرستی کے ہاتھوں کھلونا بن رہی تھی۔ یونان کی حالت یہ تھی کہ غلاموں کو انسانیت کے ابتدائی حق زندگی سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔ معمولی باتوں پر پھیرے ہوئے شیروں کے سامنے ڈال دینا۔ اور غلاموں کا گوشت ہڈیوں سے جدا کر دیا جانا حکمرانوں کا ایک دلچسپ تماشہ تھا۔ جسے دل چاہتا پہاڑ کی چوٹی سے گرا کر ہلاک کر دیا جاتا۔ ہندوستان کی حالت بھی اتر تھی انسانوں کو مختلف مدارج میں تقسیم کر دیا گیا۔ بیچارہ اچھوت برہمنوں کی اشیاء کو ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا۔ اور نہ ہی عبادت گاہوں میں قدم رکھ سکتا تھا۔ اجن فلسطین میں یہودیوں نے سخنِ ابناء اللہ و احباء کا نعرہ لگا رکھا تھا۔ بنی اسرائیل ہی ان کے زعم میں خدا کے لاطے بیٹے تھے۔ اور دوسروں کو فضل و کرم کے ذخیرہ سے ایک ریزہ بھی اٹھانے کی اجازت نہ تھی۔

مدائن سے قسطنطنیہ تک کی سرزمین دو بڑی شہنشاہیتوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ تہذیب کو پا مال کیا جا رہا تھا۔ شرافت سرپیٹ رہی تھی۔ انسانیت خون کے آلسورہ رہی تھی۔ مگر شہنشاہیت کا سر پر غور تھا کہ اونچا ہی اونچا ہو رہا تھا اور ان بربادیوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ آبادیاں اجڑ رہی تھیں یعنی انسانوں کی کھوپڑیوں پر قصر قیصری و ایوان کسریٰ کی شاندار بنیادیں اٹھانی جا رہی تھیں۔ سرزمین عرب کا حال سب سے بدتر تھا۔ باہم لڑائیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا۔ جو سارے جزیرہ عرب میں پھیل رہا تھا۔ جنگ و جدل سلب و نہب مایہ فزوناز تھا۔ قاربازی فخر کی بات تھی۔ شراب نوشی عزت نفس کی دلیل اور زنا کاری قابل تحسین کارنامہ تھا۔ معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دینا عظمت و شرافت کا ثبوت سمجھا جاتا تھا۔

اس دور جاہلیت و حشمت و بربریت میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے پیغامِ امن و عافیت نے دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ صلح حدیبیہ کا واقعہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلام لڑنے جھگڑنے کو پسند نہیں کرتا۔ امن و سلامتی کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شرائط بھی مان لیں جو بظاہر ناراوا تھیں۔ اسلام اگر جنگ و جدل کا حامی ہوتا۔ تو مسلمان عمرہ ادا کئے بغیر مدینہ واپس نہ جاتے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے جس کسی نے کجبان کو قتل کر ڈالا تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا۔ اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی دے دی۔ قیام و بقائے

امن و عافیت کی جو بلیغ تعبیر قرآن مجید نے اختیار کی ہے اس سے بڑھ کر دوسرے کوئی عبارت پر ایسا بیان ممکن نہیں۔

ندائے صفا وحشت و بربریت کی دنیا میں یکا یک ایک صدائے حق بلند ہوئی خداوند صفا کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ اے بنی آدم! تم ر اخوت و محبت کے رشتے کو توڑتے ہو، اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک اصل سے پیدا کیا اور اسی سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔ پھر ان جنموں کی نسل سے گروہ درگروہ مرد اور عورتیں پیدا کیں۔ (جو سطح افی کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں) (النساء: ۱۱۲)

جب مختار پیدا کرنے والا ایک ہے۔ مختاری اصل و نسل ایک ہے تمہاری حقیقت و ماہیت ایک ہے تو پھر ملک و وطن کی حد بندی سے۔ رنگ و روپ کے فرق سے۔ غرضی و امری کے امتیاز سے۔ نزاحم و تصادم کیوں؟ اس آیت کی تشریح میں صاحبِ روح البیان رحمہ اللہ طراز ہیں اے انسانو جس پر وہ دگر نے تم سب کو ایک سلسلہ میں جکڑ دیا ہے اور ایک چم کی مختلف شاخیں بنا دیا ہے اس پر وہ دگر سے تعلقات باہمی کے حقوق کی ذمہ داری کے بارہ میں ڈرو ان حقوق کا پورا پورا خیال رکھو اور ان سے غافل نہ ہو (روح البیان ج ۲ ص ۱۵۷) تفسیر منار میں ہے۔ چونکہ خطاب تمام انسانوں سے تھا اور سب کو ایک اخوت کے رشتہ میں جکڑنا مقصود ہے لہذا قرآن حکیم نے درفشن و لحدۃ فرمایا۔ آدم نہیں فرمایا۔ اس لئے مختلف اقوام و ملل کے درمیان انسانی گھرانے کے جتنے اعلیٰ کے متعلق اختلاف رائے ہے یہود اور جمہور اہل اسلام نسل انسانی کی ابتداء آدم سے مانتے ہیں بعض دوسری قومیں دوسری شخصیتوں کا نام لیتی ہیں۔ مثلاً اہل ہند برہما کو۔ نجیر انسانیت کی پہلی کڑی بتاتے ہیں۔ حکماء مغرب چند اصولوں کو خاندان انسانیت کا مبداء قرار دیتے ہیں (سورہ النساء) تفسیر المنار اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ حقیقت انسانیت تمام انسانوں کے درمیان مشترک ہے۔ لہذا قرآن کریم اس وحدت حقیقت ہی کی طرف متوجہ کر کے ان سے باہمی الفت و محبت کا مطالبہ کرتا ہے

انسانیت کا مادہ بھی انکس سے ہے اسی لئے انسان سے تعبیر ہے وہ اپنے انسانی بھائی سے انس و محبت کا اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (سورہ البقرہ) اسی کی طرف اشارہ فرمایا

”یہی شفقِ نور ہے یہی رمزِ مسلمان“

اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

سلام میں عزت اور برتری کا معیار تقویٰ و پرہیزگاری ہے قرآن مجید میں ارشادِ ربّانی ہوتا ہے۔

تم کو خاندانوں اور قبیلوں میں اس لئے تقسیم کر دیا ہے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ ورنہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو (المحجرات ۲) بنی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے ساتھ محبت کا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نیکی اور ہمدی کا درجہ برابر نہیں ہو سکتا۔ پرانی کا جواب اچھائی کے ساتھ دو اگر تم سے یہ طرزِ عمل اختیار کیا تو تم دیکھو گے کہ اچانک تمھارا دشمن تمھارا دلی دوست بن گیا ہے لہذا انسانیت کے اس بلند مقام پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور جس کی قسمت میں نیکی و سعادت کا حظِ عظیم ہو۔ (رحم السجدہ - ۲۳)۔

بنی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و تشقاوت بھری دنیا کو امن و عافیت کا گہوارہ بنانے کے لئے دنیا میں بد منی و خونریزی کے جو اسباب ہو سکتے ہیں ایک ایک کر کے ان کو ختم کیا۔

دنیا میں فتنہ و فساد کا بڑا سرچشمہ ”شہنشاہیت“ رہا ہے
شہنشاہیت تاریخ شاہد ہے کہ قصر شاہی کی آبادی اور رونق کے لئے بحیثیت کی چھوڑیاں ہمیشہ اجڑتی رہی ہیں خدا کی زمین اس کے بندوں کے خون سے اسی لئے سیراب ہوتی رہی ہے تاکہ بادشاہوں کا نخل آرزو برگ و بار لائے۔ خاتم النبیینؐ نے سب سے پہلے فتنہ کی اس جڑ کو صاف کیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

”اور خدا کو چھوڑ کر ایک انسان دوسرے انسان کو اپنا پروردگار قرار نہ دے

دنیا کا خدا مالک ہے اور حکم بھی یہاں اسی کا جاری ہوگا (آل عمران - ۳)

اس کی سعادت میں کوئی شریک نہیں حکم صرف خدا ہی کا چل سکتا ہے

یہاں تک کہ جب بنی عامر کے وفد نے آپ سے کہا ”انت سیدنا“ آپ ہمارے

سرور ہیں تو آپ نے جواب دیا ”السید“ اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

سرمایہ داری | سرمایہ داری بھی امن عالم کے لئے بڑا فتنہ رہی ہے۔ سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان وحی ترجمان سے انسانی سوسائٹی کا نقشہ کھینچا جس میں ہر انسان کو خدا کے پیہر اکٹھے ہونے مسائل معیشت سے استفادہ کا موقع دیا گیا اور ایسی پابندیاں عائد کی گئیں۔ جس سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو جائے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "یہ اس لئے کیا گیا تاکہ دولت تمہارے سرمایہ داروں میں ہی گردش کرتی نہ رہ جائے (الحشر ۲۸)

جو لوگ اسلام کے اس عادلانہ نظام معیشت سے بغاوت کریں گے اور سوسائٹی کے محتاج اور ضرورت مند طبقہ کو اس سے محروم رکھیں گے۔ ان کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا اور ان کو عذاب الیم کی بشارت دی گئی۔ جو لوگ چاندی و سونے کے ذریعے جمع کرتے ہیں اور جو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں عذاب الیم کی بشارت دی گئی (سورۃ التوبہ)

بے محل دولت کا استعمال کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں (سراۃ) سرمایہ داری کے دو بڑے منظر سنا ہو کاری اور جاگیر داری ہیں۔ اسلام نے احتکار، اکتناز اور اس کے وسائل سود، قار و غیرہ کو ممنوع قرار دیکر اور وراثت، زکوٰۃ، عشر وغیرہ تقسیم دولت کی صورتوں کو لازمی قرار دیکر ان دونوں کے پینپے کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔

نسلی ولسانی تعصبات | نسلی ولسانی تعصبات بھی ہمیشہ سے ایسے بت رہے ہیں جن پر ہزار ہا نسلوں کا چڑھاوا چڑھتا رہا ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کا خمیر مٹی ہے لوگ اپنی قوموں پر فخر کرنا چھوڑ دیں ایسا کرنے والے جہنم کا کوائلہ بنیں گے۔ وہ ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کا نعرہ لگایا۔ زمین اللہ ہی کی ہے۔

مذہبی منافرت | مذہب کے نام پر بھی جنگ و جدل کے نعرے بلند ہوتے رہے یہ پیغام محمدی ہی ہے جس نے ہر طرف خدا کی آواز سنائی اور بتایا کہ خدا کی راہنمائی کے لئے ملک و قوم اور زبان کی تخصیص نہیں۔ اس کی نگاہ میں فلسطین ایران۔ ہندوستان۔ اور عرب سب برابر ہیں۔ ہر طرف اس کی رہنمائی کا نور چمکا۔

بے شک آفتاب نبوت اپنی عالم افروز اور جہاں تاب کرنوں کو دنیا کے چہ چہ میں بکھیرتا ہوا طلوع ہو چکا ہے اس لئے ڈوبے ہوئے چاند اور تاروں سے اہنما کی کی جستجو بیکار ہے۔ درحقیقت دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ (آل عمران - ۳) یہ آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا

آسمان! ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک
باہمی جھگڑوں کو ختم کرنے اور امن و صلح کو قائم کرنے کے لئے ضروری
عفو و درگزر ہے کتاب اللہ اور سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا جائے

ارشاد خداوندی ہے

درحقیقت جس نے صبر کیا۔ اور بخش دیا تو بے شبہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے (الشوریٰ) ۲۵
اور جس نے معاف کیا اور صلح کی راہ اختیار کی تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔ (الشوریٰ)
خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اس آیت مبارکہ کی عملی تفسیر ہے
دشمنوں نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ گالیاں دیں۔ دیوانہ و مجنون کہا۔ آپ کا حق اڑایا۔ آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے آپ کے جسم اظہر برنجاست پھینکی۔ آپ کی جبین انور کو زخمی کیا۔ تیرہ سال مکی دور میں کفار مکہ نے ظلم و ستم کی انتہاء کر دی اور مدینہ طیبہ میں بھی جنگ کی صورت حال برپا رکھی۔ اللہ رب العزت نے جب کہ مہجری کو فتح مکہ کی صورت میں غلبہ عطا فرمایا تو آپ نے اپنے جان و مال عزت و آبرو دین و ایمان کے دشمنوں کے متعلق انتہائی رحم دلانہ اور مشفقانہ اعلان کیا۔ کہ آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ جاؤ تم سب آزاد ہو جو چاہو کرو۔ کابل غلبہ کے بعد یہ پہلا پیغام امن و عافیت تھا۔ بنی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا خلق عظیم آج بھی دنیا کی امن پسند و صلح جوقوں کے لئے ایک مینارِ روشنی ہے آئیے! اگر دنیا والے حقیقی امن و عافیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سیرت طیبہ پر عمل کریں۔ ایسی صورت میں یقیناً دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسوۂ حسنہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

